سوال

(51)وارث کے لئے وصیت نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد نے اپنی زرعی زمین کے بارے میں یہ وصیت لکھی ہے کہ وہ اس کے بعد اس کے بیٹے کو دے دی جائے جبکہ والد صاحب کی چار بیٹیاں بھی ہیں تو کیا یہ وصیت جائز ہے؟ اور اگر اس زمین کو اس کے بیٹے اور چار بیٹیوں میں تقسیم کرنا ہو تو اس کی تقسیم کس طرح ہو گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بیان فرما دیا ہے کہ میت کی میراث کو کس طرح تقسیم کیا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يوصيكُمُ اللَّهُ فى أَولـٰدِكُم ۖ لِلذَّكَرِ مِثلُ حَظِّ الأُنثَيَينِ ... سورة النساء ١١

''اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں وصیت فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((إن اللہ قد أعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث)) (سنن أبي داوٗد)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق عطا فرما دیا ہے لہٰذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔''

لہٰذا اس باپ کی اپنے بیٹے کے بارے میں وصیت باطل ہے، اس پر عمل نہیں کیا جائے گا ہاں البتہ اگر تمام وارث اس پر راضی ہو جائیں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر وہ راضی نہ ہوں تو پھر اس زمین کو بھی ترکہ میں شامل کر کے تمام ورثاء میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اور اگر وارثوں میں صرف یہی ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہی ہوں تو تقسیم اس طرح ہو گی کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہو گا۔ اس زمین کی قیمت اور میت کے باقی مال کو جمع کر کے انہی حصوں کے مطابق بیٹے اور بیٹیوں میں تقسیم ہو گی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج3ص52

محدث فتویٰ